بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

خطباتِ جمعہ

موضوع: اعمال میں دکھاوا اور رِیاکاری

خطاب نمبر:-۱

مرتب: مولانا محمد شاہد علی مصباحی

جامعہ رضویہ گلشن برکات، کدورہ، جالون، یوپی

پیش کش: روشن مستقبل دھلی

Facebook: maqalat (page)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین والعاقبۃ للمتقین. والصلوۃ السلام علی سید المرسلین، وعلی عبادہ الصالحین.اما بعد

فاعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم. بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تُبْطِلُوْا صَدَقٰتِكُمْ بِالْمَنِّ وَ الْاَذٰى ۙ كَالَّذِیْ یُنْفِقُ مَالَهٗ رِئَآءَ النَّاسِ وَ لَا یُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَ الْیَوْمِ الْاٰخِرِؕ فَمَثَلُهٗ كَمَثَلِ صَفْوَانٍ عَلَیْهِ تُرَابٌ فَاَصَابَهٗ وَابِلٌ فَتَرَكَهٗ صَلْدًاؕ لَا یَقْدِرُوْنَ عَلٰى شَیْءٍ مِّمَّا كَسَبُوْاؕ وَ اللّٰهُ لَا یَهْدِی الْقَوْمَ الْكٰفِرِیْنَ ﴿٢٦٤﴾ سورۃ بقرہ آیت﴿٢٦٤﴾

صدق اللہ مولانا العظیم و صدق رسولہ النبی الکریم

درود پاک

ہو اگر نیت بری اچھے عمل بیکار ہیں

جاگتا ہے دزد بھی مثل نگہباں رات بھر

ہرکرا اندر عمل اخلاص نیست

درجہاں از بندگان خاص نیست

پیارے اسلامی بھائیو! یہ دور وہ دور کہ جس میں لوگوں کی عبادات وریاضات سے خلوص رخصت ہو گیا ہے اور اسکی جگہ دکھاوا اور ریاکاری نے لے لی ہے، وہ عبادات و ریاضات جو محض اللہ رب العزت کے لیئے ہونی چاہیئے اب ان میں بھی ریاکاری کی جلوہ فرمائیاں ہیں۔ لوگ ریاکاری کے دلدل میں اس طرح پھنسے ہوئے ہیں کہ دور دور تک نجات کے آثار نظر نہیں آتے۔ چار دن عبادت کرنے والے اپنے زہد کے دکھاوا میں مست ہیں، انہیں اپنی عبادتوں کے آگے زمانے بھر کی عبادتیں ہیچ اور بے معنی نظر آتی ہیں، چار دن نماز کیا پڑھ لی اب لگے مسجد کے دروازے پر کھڑے ہو کر سارے محلے کی عزت اتارنے، گویا نماز اللہ کے لیے ادا نہیں کی بلکہ محلہ والوں کو بد عمل کہہ کر انکی توہین کرنے کے لیے پڑھی ہو۔

دو کتابیں کیا پڑھ لیں لگے اپنے علم کا لوہا منوانے اور اہل علم کو نیچا دکھانے ، اب ان دو کتابوں کے متعلق جب تک سارے شہر کو خبر نہ ہوجائے کہ جناب نے بڑی جانفشانی کے ساتھ مطالعہ کیا ہے ، اور لوگوں کی زبان سے جب تک یہ نہ سن لیں کہ فلاں صاحب بڑے علم والے ہیں تب تک ان کتابوں کے رٹے ہوئے سوالات ہر شخص پر داغے جاتے رہیں گے ، خاص کر محلہ کے امام پر اب ہر نماز کے بعد امام سے ایک سوال لازمی ہوگا جب تک کہ امام کی عزت کی دھجیاں نہ بکھر جائیں ، اور لوگ یہ نہ باور کرلیں کہ آنجناب امام صاحب سے زیادہ علم داں ہیں ۔

حاجی صاحبان کی تو بات ہی مت پوچھو ، حج کی نیت کم اور پکنک کی زیادہ ہوتی ہے اور اس پر سیلفیوں کا سیلاب گھر سے نکلتے ہی سیلفی ، ایئرپورٹ پہنچتے ہی سیلفی ، ہوائی جہاز پر بیٹھتے ہی سیلفی ، اور پھر جدہ ، حرم شریف ، رمیِ جمار ، طواف کعبہ ، صفا مروہ کی سعی ، مزدلفہ و عرفات کے مقامات ہی نہیں بلکہ زیارت روضۂ رسول ﷺ کے وقت بھی سیلفی لینا نہیں بھولتے ۔

جبکہ وہ ایسا وقت ہے کہ اس وقت ایک عاشق رسول ﷺ کو سوائے دیدار پرانوار کے اور کچھ نظر ہی نہیں آتا ۔ مگر آج کے سیلفی حاجی صاحب کو تو اپنی سیلفی ہی زیادہ پیاری ہے کہ اگر ایسے وقت میں سیلفی نہ لے سکا تو شوشل میڈیا پر اسٹیٹس کیا اپلوڈ کریگا ؟ ، لوگ کیسے جانیں گے کہ حاجی صاحب فلاں جگہ گئے تھے ۔

اور پھر یہی سیلفی والے حاجی صاحب حج سے لوٹنے کے بعد یہ چاہتے ہیں کہ سارا زمانہ ان کا استقبال کرے انکی دست بوسی کرے ، مزید برآں اب انکے لیے امام کے پیچھے والی جگہ متعیّن ہوجائے ، اگر کوئی انکی جگہ پر بیٹھ گیا تو اب اس کی خیر نہیں ایسی لال پیلی آنکھیں دکھائیں گے کہ اگر نہ ہٹے تو زندگی سے ہاتھ دھونا پڑے گا ۔

بات ہو سیلفی کی اور ہماری ماؤں اور بینوں کا تذکرہ نہ ہو تو یہ سیلفی کے ساتھ ناانصافی ہوگی انہوں نے تو حد کرر کھی ہے ہاتھ میں تسبیح اور منہ بنا کر سیلفی، مصلیٰ بچھایا نماز پڑھنے سے پہلے بھی سیلفی اور بعد میں بھی سیلفی، تاکہ دنیا دیکھ لے کہ ہاں آج انہوں نے نماز ادا کی ہے۔

نیز ایک بڑی پریشانی یہ بھی ہے کہ آج کل محض دکھاوا کے چکر میں غریب اور متوسط لوگ دوسروں سے اپنی حیثیت چھپانے کے چکر میں بیجا دکھاوا کرتے ہیں، اور بہت سارے کام دکھاوا کے لیے اپنی حیثیت سے تجاوز کرکر کے کرتے ہیں۔ مثلاً شادی بیاہ کے وقت پیسے نہ ہونے کے باوجو قرض لے کر وہ سب کچھ کرتے ہیں جو محلے کے امیر آدمی نے کیا ہو، اسی طرح کسی کے گھر میت ہونے پر بھی قرض لے کر، تیجہ، چالیسواں وغیرہ بڑی دھوم دھوم سے کرتے ہیں، یہ دکھاوا صرف اس لیے کیا جاتا ہے کہ لوگ کیا کہیں گے اور اگر کوئی شخص کھانا نہ کھائے تو زبردستی کرتے ہیں، نہ کھانے پر کہتے ہیں کہ ہم غریب ہیں اس لیے ہمارے یہاں کوئی نہیں کھاتا۔ یہ عجیب رواج پڑ گیا ہے، جب کہ قرض لے کر ایسے عالم میں کھانا اور کھلانا دونوں مذموم ہیں۔

اسی طرح پیسہ نہ ہوتے ہوئے بھی مکان کی آسائش اور زیبائش پر پُر تکلف خرچ کیا جاتا ہے، یہ ساری فضول خرچیاں ہماری زندگی کو مشکل سے مشکل تر بناتی جارہی ہیں۔

بڑا برا حال ہے! ہر طرف دکھاوا اور ریاکاری کا بول بالا ہے، جو عبادتیں اپنے رب کو راضی کرنے کا ایک سب سے بہترین ذریعہ ہیں انہیں ہمارے دکھاوا اور ریاکاری نے رب کائنات کی ناراضگی کا تانا بانا بنا دیا ہے۔

رِیاکاری کی حقیقت قرآن کے آئینے میں

پیارے بھائیو! اللہ رب العزت کی بارگاہ میں وہی عبادات قابل قبول ہوں گی جن کی بنیاد خلوص و للٰہیت پر ہوگی اور ان عبادات کی کوئی اہمیت نہیں جو رضائے الٰہی کے بجائے کسی اور کو دکھانے اور خوش کرنے کے لیئے کی گئیں ہوں۔ ایسی عبادتوں میں جو مشقتیں برداشت کیں اور جو مال وزر خرچ کیا وہ سب کے

سب نہ یہ کہ برباد ہیں بلکہ انکی مثال اللہ جل جلالہ نے قرآن مقدس میں کچھ اس انداز میں بیان فرمائی ہے سنیں اور وقت رہتے ہوش کے ناخن لیں۔

يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُبْطِلُوْا صَدَقٰتِكُمْ بِالْمَنِّ وَ الْاَذٰى ۙ كَالَّذِیْ يُنْفِقُ مَالَهٗ رِئَآءَ النَّاسِ وَ لَا يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَ الْيَوْمِ الْاٰخِرِؕ فَمَثَلُهٗ كَمَثَلِ صَفْوَانٍ عَلَيْهِ تُرَابٌ فَاَصَابَهٗ وَابِلٌ فَتَرَكَهٗ صَلْدًاؕ لَا يَقْدِرُوْنَ عَلٰى شَیْءٍ مِّمَّا كَسَبُوْاؕ وَ اللّٰهُ لَا يَهْدِی الْقَوْمَ الْكٰفِرِيْنَ ﴿٢٦٤﴾ سورة بقره آيت ﴿٢٦٤﴾

اے ایمان والو! اپنے صدقے باطل نہ کردو احسان رکھ کر اور ایذا دے کر، اس کی طرح جو اپنا مال لوگوں کے دکھاوے کے لئے خرچ کرے اور اللہ اور قیامت پر ایمان نہ لائے، تو اس کی کہاوت ایسی ہے جیسے ایک چٹان کہ اس پر مٹی ہے اب اس پر زور کا پانی پڑا جس نے اسے نرا پتھر کر چھوڑا اپنی کمائی سے کسی چیز پر قابو نہ پائیں گے، اور اللہ کافروں کو راہ نہیں دیتا۔ (سورۂ بقرہ، آیت: ۲۶۴)

محترم سامعین! دیکھا آپ نے جو شخص دکھاوا کے لیئے مال خرچ کرتا ہے اسکی مثال قرآن مقدس میں ایسی ہے جیسے کسی پتھر پر دھول جمی ہو اور بارش آتے ہی جب وہ دھول ہٹ جائے تو وہ پتھر صاف ہو جائے ۔ ایسی ہی دکھاوا کی خاطر عمل کرنے والا یہ خیال کرے گا کہ اس نے بڑے نیک اعمال کیئے ہیں مگر جب اس پر ریاکاری اور دکھاوا کی بارش پڑے گی تو وہ دیکھے گا کہ یہاں تو کچھ بھی باقی نہیں۔

عدم خلوص کا وبال احادیث مبارکہ میں

اب آیئے اسی تناظر میں سرور کائنات، فخر موجودات ﷺ کا فرمان عالیشان بھی سنتے چلیں، آقا ﷺ فرماتے ہیں:

إِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ وَإِنَّمَا لِكُلِّ امْرِئٍ مَا نَوَى فَمَنْ كَانَتْ هجرتُه إِلىٰ دُنْيَا يُصِيبها أَوْ إِلَى امْرَأَةٍ يَنْكِحُ بِها فَهِجْرَتُه إِلىٰ مَا هَاجرَ إِلَيْه

ترجمہ: بیشک اعمال کا مدار نیتوں پر ہے، اور ہر عمل ک نتیجہ ہر انسان کو اس کی نیت کے مطابق ہی ملے گا، پس جس کی ہجرت (ترکِ وطن) دولتِ دنیا حاصل کرنے کے لیے ہو یا کسی عورت سے شادی کی غرض ہو، پس اس کی ہجرت انھیں چیزوں کے لیے ہوگی، جن کے حاصل کرنے کی نیت سے اس نے ہجرت کی ہے

پیارے بھائیو! دیکھا آپ نے اعمال پر جو ثواب ملتا ہے وہ صدق نیت کی بنیاد پر ملتا ہے، اور وہی ملتا ہے جس کی نیت کی ہے تو اگر نیت اللہ کی رضا حاصل کرنے کی ہے تب تو اللہ کی بارگاہ میں اسکی قدر وقیمت ہے اور اگر دکھاوا کے لیئے کیا گیا ہے تو جان لو کہ جو کام دکھاوا کے لیئے کیا جائے وہ کام کسی کام کا نہیں

ایک نظر اس حدیث مبارکہ پر بھی ڈالتے چلیں۔

عَنْ أَبِي مُوسَى، قَالَ: سُئِلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الرَّجُلِ يُقَاتِلُ شَجَاعَةً، وَيُقَاتِلُ حَمِيَّةً، وَيُقَاتِلُ رِيَاءً، فَأَيُّ ذَلِكَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ؟ قَالَ: مَنْ قَاتَلَ لِتَكُونَ كَلِمَةُ اللَّهِ هِيَ الْعُلْيَا، فَهُوَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، قَالَ أَبُو عِيسَى: وَفِي الْبَاب، عَنْ عُمَرَ، وَهَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ. (جامع ترمذی ۱۶۴۶)

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا: ایک آدمی اظہار شجاعت (بہادری) کے لیے لڑتا ہے، دوسرا حمیت کی وجہ سے لڑتا ہے، تیسرا ریاکاری کے لیے لڑتا ہے، ان میں سے اللہ کے راستے میں کون ہے؟ آپ نے فرمایا: ”جو شخص اللہ کے کلمہ کی سربلندی کے لیے جہاد کرے، وہ اللہ کے راستے میں ہے“۔

پیارے بھائیو! دکھاوا کے لیئے نیک کام کرنے سے پہلے یہ بھی سن لیں تاکہ اپنے اعمال کو بدنیتی اور دکھاوا سے محفوظ رکھ سکیں۔

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ يُرَاءِ يُرَاءِ اللَّهُ بِهِ، وَمَنْ يُسَمِّعْ يُسَمِّعِ اللَّهُ بِهِ۔ (جامع ترمذی ۲۳۸۱) ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جو ریاکاری کرے گا تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اسے لوگوں کے سامنے ظاہر کر دے گا، اور جو اللہ کی عبادت شہرت کے لیے کرے گا تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اسے رسوا و ذلیل کرے گا“۔

ایک اور حدیث پاک ملاحظہ فرمائیں جو آپ کی آنکھیں کھول دیگی۔

سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: إِنَّ أَوَّلَ النَّاسِ يُقْضَى يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَيْهِ رَجُلٌ اسْتُشْهِدَ، فَأُتِيَ بِهِ فَعَرَّفَهُ نِعَمَهُ فَعَرَفَهَا، قَالَ: فَمَا عَمِلْتَ فِيهَا؟ قَالَ: قَاتَلْتُ فِيكَ حَتَّى اسْتُشْهِدْتُ، قَالَ: كَذَبْتَ، وَلَكِنَّكَ قَاتَلْتَ لِأَنْ يُقَالَ: جَرِيءٌ، فَقَدْ قِيلَ، ثُمَّ أُمِرَ بِهِ فَسُحِبَ عَلَى وَجْهِهِ حَتَّى أُلْقِيَ فِي النَّارِ (صحیح مسلم ۴۹۲۳)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا: قیامت کے روز سب سے پہلا شخص جس کے خلاف فیصلہ آئے گا، وہ ہو گا جسے شہید کر دیا گیا۔ اسے پیش کیا جائے گا ۔ اللہ تعالیٰ اسے اپنی (عطا کردہ) نعمت کی پہچان کرائے گا تو وہ اسے پہچان لے گا۔ پھر رب کائنات پوچھے گا تو نے اس نعمت کے شکرانے میں میرے لئے کیا کیا؟ وہ کہے گا: میں نے تیری راہ میں لڑائی کی حتیٰ کہ مجھے شہید کر دیا گیا۔ (اللہ تعالیٰ) فرمائے گا تو نے جھوٹ بولا۔ تم اس لیے لڑے تھے کہ کہا جائے: یہ شخص بڑا بہادر ہے۔ اور یہی کہا گیا، پھر اس کے بارے میں حکم دیا جائے گا تو اس آدمی کو منہ کے بل گھسیٹا جائے گا یہاں تک کہ آگ میں ڈال دیا جائے گا۔

وَرَجُلٌ تَعَلَّمَ الْعِلْمَ، وَعَلَّمَهُ وَقَرَأَ الْقُرْآنَ، فَأُتِيَ بِهِ فَعَرَّفَهُ نِعَمَهُ فَعَرَفَهَا، قَالَ: فَمَا عَمِلْتَ فِيهَا؟ قَالَ: تَعَلَّمْتُ الْعِلْمَ، وَعَلَّمْتُهُ وَقَرَأْتُ فِيكَ الْقُرْآنَ، قَالَ: كَذَبْتَ، وَلَكِنَّكَ تَعَلَّمْتَ الْعِلْمَ لِيُقَالَ: عَالِمٌ، وَقَرَأْتَ الْقُرْآنَ لِيُقَالَ: هُوَ قَارِئٌ، فَقَدْ قِيلَ، ثُمَّ أُمِرَ بِهِ فَسُحِبَ عَلَى وَجْهِهِ حَتَّى أُلْقِيَ فِي النَّارِ۔ (صحیح مسلم ۴۹۲۳)

اور (پھر) وہ آدمی جس نے علم پڑھا، پڑھایا اور قرآن کی قراءت کی، اسے پیش کیا جائے گا۔ (اللہ تعالیٰ) اسے اپنی نعمتوں کی پہچان کرائے گا، وہ پہچان کرلے گا، پھر رب کائنات فرمائے گا: تو نے ان نعمتوں کے شکرانے میں کیا کیا؟ وہ کہے گا: میں نے علم پڑھا اور پڑھایا اور تیری خاطر قرآن کی قراءت کی، (اللہ) فرمائے گا: تو نے جھوٹ بولا، تو نے اس لیے علم پڑھا کہ کہا جائے (یہ) عالم ہے اور تو نے قرآن اس لیے پڑھا

کہ کہا جائے: یہ قاری ہے، تو وہ (تجھے دنیا میں) کہا گیا، پھر اس کے بارے میں حکم دیا جائے گا، اسے منہ کے بل گھسیٹا جائے گا حتیٰ کہ آگ میں ڈال دیا جائے گا۔

وَرَجُلٌ وَسَّعَ اللهُ عَلَيْهِ، وَأَعْطَاهُ مِنْ أَصْنَافِ الْمَالِ كُلِّهِ، فَأُتِيَ بِهِ فَعَرَّفَهُ نِعَمَهُ فَعَرَفَهَا، قَالَ: فَمَا عَمِلْتَ فِيهَا؟ قَالَ: مَا تَرَكْتُ مِنْ سَبِيلٍ تُحِبُّ أَنْ يُنْفَقَ فِيهَا إِلَّا أَنْفَقْتُ فِيهَا لَكَ، قَالَ: كَذَبْتَ، وَلَكِنَّكَ فَعَلْتَ لِيُقَالَ: هُوَ جَوَادٌ، فَقَدْ قِيلَ، ثُمَّ أُمِرَ بِهِ فَسُحِبَ عَلَى وَجْهِهِ، ثُمَّ أُلْقِيَ فِي النَّارِ۔ (صحیح مسلم ۴۹۲۳)

اور (پھر) وہ آدمی جس پر اللہ نے وسعت کی اور ہر قسم کا مال عطا کیا، اسے لایا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ اسے اپنی نعمتوں کی پہچان کرائے گا، وہ پہچان لے گا۔ اللہ فرمائے گا: تم نے ان میں کیا کیا؟ کہے گا: میں نے کوئی راہ نہیں چھوڑی جس میں تمہیں پسند ہے کہ مال خرچ کیا جائے مگر ہر ایسی راہ میں خرچ کیا۔ اللہ فرمائے گا: تم نے جھوٹ بولا ہے، تم نے (یہ سب) اس لیے کیا تاکہ کہا جائے، تو سخی ہے، ایسا ہی (دنیا میں تجھے) کہا گیا، پھر اس کے بارے میں حکم دیا جائے گا، اسے منہ کے بل گھسیٹا جائے گا حتیٰ کہ آگ میں ڈال دیا جائے گا۔

اسی لیے تو کہا گیا ہے:

ہو اگر نیت بری اچھے عمل بیکار ہیں جاگتا ہے دزد بھی مثل نگہباں رات بھر

ان ساری روایات سے یہ بخوبی واضح ہو جاتا ہے کہ اگر کام اچھا ہو اور بری نیت سے کیا جائے تو اس پر کچھ بھی اجر و ثواب نہیں ملے گا، بلکہ وہی عمل اسکے لیے جہنم کا باعث ہو گا۔ چاہے وہ عمل نماز ہو، روزہ ہو، غرباء میں مال کی تقسیم ہو، ماں باپ کی خدمت ہو یا شہادت ہو یا شہادت جیسی عظیم دولت یا کوئی اور کار خیر یہ سب اسی وقت کام آئیں گے جب اس عمل کو نیت خیر کے ساتھ رضائے الٰہی کی خاطر کیا ہو۔

آج ہم کسی غریب کی مدد کرتے وقت سیلفی لیتے ہیں، مسجد میں چندہ دیتے وقت سر فخر سے اونچا کرتے ہیں کہ لوگ ہمیں دیکھ لیں کہ ہم نے چندہ دیا ہے۔ مدرسوں کی مدد کرنے کے بعد یہ چاہتے ہیں کہ اب

مدرسہ کے کسی کمرہ پر یا کسی دیوار پر انکا نام لکھ کر چپکا دیا جائے تاکہ لوگ دیکھیں کہ یہ کام فلاں صاحب نے کروایا ہے۔ دکھاوا کا نشہ ایسا سوار ہے کہ زکوۃ دیتے وقت بھی ہم اس کی نمائش کا کوئی موقع نہیں چھوڑتے۔

یاد رکھو! اللہ کی بارگاہ میں اسی عمل کی قبولیت ہے جو خلوص کے ساتھ اللہ کی رضا کے لیئے کیا گیا ہے ، جو عمل کسی اور کے دکھاوا کے لیئے کیا گیا ہے اسکی اللہ کی بارگاہ میں کوئی وقعت اور کوئی قدر نہیں۔

اور جب کام یا عبادت رضائے الٰہی کے لیے کی جائے

پیارے سنی مسلمانو! اب ذرا انکا حال بھی قرآن مقدس کی زبانی سماعت فرمالیں جو لوگ عبادتیں محض اللہ کی رضا کی خاطر کرتے ہیں اور انکی عبادات میں کسی قسم کا دکھاوا شامل نہیں ہوتا، انہیں اللہ جل جلالہ کیسے انعامات سے نوازتا ہے۔ ارشاد خداوندی ہے:

وَمَثَلُ الَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمُ ابْتِغَآءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ وَتَثْبِيْتًا مِّنْ اَنْفُسِهِمْ كَمَثَلِ جَنَّةٍۭ بِرَبْوَةٍ اَصَابَهَا وَابِلٌ فَاٰتَتْ اُكُلَهَا ضِعْفَيْنِ ۚ فَاِنْ لَّمْ يُصِبْهَا وَابِلٌ فَطَلٌّ ؕ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ۔ سورۃ بقرہ آیت ﴿۲۶۵﴾

ترجمہ: اور ان کی کہاوت جو اپنے مال اللہ کی رضا چاہنے میں خرچ کرتے ہیں اور اپنے دل جمانے کو اس باغ کی سی ہے جو بھوڑ (رتیلی زمین) پر ہو اس پر زور کا پانی پڑا تو دُونے میوے لایا پھر اگر زور کا مینھ اسے نہ پہنچے تو اوس کافی ہے۔ اور اللہ تمھارے کام دیکھ رہا ہے۔

مَثَلُ الَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ كَمَثَلِ حَبَّةٍ اَنْۢبَتَتْ سَبْعَ سَنَابِلَ فِيْ كُلِّ سُنْۢبُلَةٍ مِّائَةُ حَبَّةٍ ؕ وَاللّٰهُ يُضٰعِفُ لِمَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ﴿۲۶۱﴾ سورۃ بقرہ آیت (۲۶۱)

ترجمہ: ان کی کہاوت جو اپنے مال اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں اس دانہ کی طرح جس نے اگائیاں سات بالیں ہر بال میں سو دانے، اور اللہ اس سے بھی زیادہ بڑھائے جس کے لئے چاہے اور اللہ وسعت والا علم والا ہے۔

ہر کرا کار از برائے حق بود — کار او پیوستہ با رونق بود

پیارے سنی بھائیو! دیکھا آپ نے جب کوئی کام اللہ کی رضا اور اس کی خوشنودی حاصل کرنے کی غرض سے کیا جائے تو اللہ جل شانہ کیسے انعامات سے نواز تا ہے اور کیسی برکتیں عطا فرما تا ہے۔

معزز سامعین! اب لگے ہاتھ بخشش کے سفینہ، سرورِ قلب وسینہ، شہنشاہ مدینہ ﷺ کا پیارا ارشاد گرامی بھی سماعت فرمالیں۔

عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ تعالی عنہ قَالَ: مَنْ قَالَ حِيْنَ يَخْرُجُ إِلَى الصَّلَاةِ اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْأَلُكَ بِحَقِّ السَّائِلِيْنَ عَلَيْكَ وَبِحَقِّ مَمْشَايَ فَإِنِّيْ لَمْ أَخْرُجْ أَشَرًا وَلَا بَطَرًا وَلَا رِيَاءً وَلَا سُمْعَةً، خَرَجْتُ اِتِّقَاءَ سَخَطِكَ وَابْتِغَاءَ مَرْضَاتِكَ أَسْأَلُكَ أَنْ تُنْقِذَنِيْ مِنَ النَّارِ، وَأَنْ تَغْفِرَلِيْ ذُنُوْبِيْ إِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ إِلَّا أَنْتَ، وَكَّلَ اللّٰهُ بِهِ سَبْعِيْنَ أَلْفَ مَلَكٍ يَسْتَغْفِرُوْنَ لَهُ، وَأَقْبَلَ اللّٰهُ عَلَيْهِ بِوَجْهِهِ حَتّٰى يَفْرُغَ مِنْ صَلَاتِهِ۔

(مسند أحمد: ١٠٤٩)

سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں: جو آدمی نماز کی طرف نکلتے ہوئے یہ کلمات کہتا ہے: اے اللہ! میں تجھ سے تجھ پر سوالیوں کے حق اور اپنے چلنے کے حق کے واسطے سے سوال کرتا ہوں کہ میں فخر، سرکشی، ریاکاری اور شہرت کے لیے نہیں نکلا، بلکہ میں تیری ناراضگی سے بچنے کے لیے اور تیری رضامندی کو تلاش کرنے کے لیے نکلا ہوں، میں تجھ سے سوال کرتا ہوں تو مجھے آگ سے بچا اور میرے گناہ بخش دے، بیشک گناہوں کو کوئی نہیں بخشا مگر تو ہی، تو اللہ تعالیٰ ستر ہزار فرشتوں کو اس ڈیوٹی پر لگاتا ہے کہ وہ اس آدمی کے لیے بخشش طلب کریں اور اللہ تعالیٰ ایسے آدمی نظر کرم فرماتا ہے، یہاں تک کہ وہ بندہ نماز سے فارغ ہو جائے۔

یہ سن کر تو ایسا محسوس ہوتا کہ گویا رب کریم یہ ندا کر رہا ہے کہ اے میرے بندے تو ریاکاری اور دکھاوا کے دلدل سے نکل کر اخلاص کے ساتھ عمل کر کے تو دیکھ تیرا رب پھر تجھے کیسے نواز تا ہے۔ کسی شاعر نے کیا خوب کہا ہے کہ

رحمت حق بہانہ، می جوید　　　رحمت حق بہا، نمی جوید

یعنی اللہ کی رحمت یہ نہیں دیکھتی کہ عمل کتنا بڑا ہے بلکہ اللہ کی رحمت تو بہانہ تلاش کرتی ہے کہ کب بندہ کوشش کرے اور اللہ اسے عطا فرمادے۔

اور ملاحظہ فرمائیں۔

عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : إِذَا أَنْفَقَ الرَّجُلُ عَلَى أَهْلِهِ يَحْتَسِبُهَا فَهُوَ لَهُ صَدَقَةٌ. (صحیح بخاری)

انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب آدمی ثواب کی نیت سے اپنے اہل و عیال پر خرچ کرے پس وہ بھی اس کے لیے صدقہ ہے۔

ارے نادان انسان! تجھے اور کیا چاہیئے ؟ اگر تو ثواب کی نیت سے اپنے بیوی بچوں پر خرچ کرے تب بھی اللہ تجھے ثواب عطا فرمائے۔ اسی مقام کے لیئے کہا گیا ہے۔

رحمت حق بہانہ، می جوید　　　　رحمت حق بہا، نمی جوید

اسی مفہوم کی ایک اور حدیث پاک ملاحظہ فرمائیں اور اپنے اعمال میں اخلاص پیدا کریں۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا , قَالَتْ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِذَا أَنْفَقَتِ الْمَرْأَةُ مِنْ طَعَامِ بَيْتِهَا غَيْرَ مُفْسِدَةٍ كَانَ لَهَا أَجْرُهَا بِمَا أَنْفَقَتْ ، وَلِزَوْجِهَا أَجْرُهُ بِمَا كَسَبَ ، وَلِلْخَازِنِ مِثْلُ ذَلِكَ لَا يَنْقُصُ بَعْضُهُمْ أَجْرَ بَعْضٍ شَيْئًا . (صحیح بخاری)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر عورت اپنے شوہر کے مال سے کچھ خرچ کرے اور اس کی نیت شوہر کی پونجی برباد کرنے کی نہ ہو تو اسے خرچ کرنے کا ثواب ملے گا اور شوہر کو بھی اس کا ثواب ملے گا اس نے کمایا ہے اور خزانچی کا بھی یہی حکم ہے۔ ایک کا ثواب دوسرے کے ثواب میں کوئی کمی نہیں کرتا۔

پیارے اسلامی بھائیو! آپ کو ان تمام آیات قرآنیہ اور احادیث متبرکہ کی روشنی میں یہ بات بخوبی سمجھ میں آگئی ہوگی کہ دکھاوا اور رِیا کاری کیسی مہلک بیماری ہے ، اس میں پڑ کر نہ صرف یہ کہ ہم اپنی نمازیں

،روزے،حج،زکوۃ،صدقات،خیرات اور دیگر عطیات پر صرف کی ہوئی محنت و دولت برباد کرتے ہیں بلکہ اپنے رب کریم کو ناراض بھی کرتے ہیں۔

توآج سے ہم سب یہ عہد کرلیں کہ جب بھی کوئی کام کریں گے محض اللہ کی رضا کے لیئے کرینگے اس میں کسی قسم کے نام و نمود اور دکھاوا کا شائبہ تک نہ ہوگا۔ وما علینا الا البلاغ